# مفتی احتشام الحق آسیا آبادی شہید رحمۃ اللہ علیہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیعؒ، حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے شاگرد رشید، مکران ڈویژن صوبہ بلوچستان کے مفتی اعظم، امن کمیٹی مکران ڈویژن کے رکن، وفاق المدارس العربیہ مکران ڈویژن کے مسئول وناظم، جامعہ رشیدیہ آسیا آباد کے بانی ورئیس، ہزاروں علماء کے استاذ حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادیؒ اوران کے بیٹے حضرت مولانا شبیر احمدؒ کو ۱۹؍شوال المکرّم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۴؍جولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز عصر ظالم قاتلوں نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ماأعطٰی وکل شيء عندہٗ بأجل مسمّٰی۔

حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادیؒ ۱۳؍ربیع الاول ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۲؍نومبر ۱۹۴۸ء کو ضلع کیچ، تربت کے دور افتادہ گاؤں آسیا آباد میں ایک کسان کے گھر پیدا ہوئے۔ جس علاقے میں مفتی صاحب شہیدؒ نے آنکھ کھولی وہاں ہر طرف جہالت ہی جہالت تھی، یہاں تک کہ جنازہ پڑھانے والے نہ ہونے کی وجہ سے کتنے لوگ بغیر جنازہ کے دفنائے گئے، مفتی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے والد کسان پیشہ تھے، اکثر ان کی گزربسر کھیتوں ہی پر تھی۔

آپؒ نے ابتدائی تعلیم آسیا آباد کے پرائمری اسکول سے حاصل کی، ساتھ ساتھ محلے کے دین دار شخص ملا محمد مراد سے قرآن کریم بھی پڑھا۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد مڈل اسکول نظرآباد میں داخلہ لیا، مڈل پاس کرنے کے بعد باقاعدہ دینی تعلیم کے لیے جامعہ مفتاح العلوم سوروپنجگور میں داخلہ لیا، جامعہ مفتاح العلوم سوروپنجگور میں دوسال کے عرصے میں تین سال کی کتب پڑھ لیں۔ موصوف کو مطالعہ کا شوق تو شروع ہی سے تھا، پھر جامعہ مفتاح العلوم سورو میں آپ کی رہائش کتب خانہ میں ہوتی تھی تو مطالعہ کا شوق مزید اُبھرا۔ پنجگور میں پڑھائی کے دوران کسی استاذ نے مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کا تذکرہ کیا تو مفتی شہیدؒ نے بذریعہ خط وکتابت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے رابطہ کیا اور خواہش پر اعلیٰ تعلیم کے لیے کراچی تشریف لے آئے، کراچی میں سب سے پہلے مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے ملاقات کی۔ حضرت مفتی رشید احمدؒ کے مشورے سے جامعہ دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا۔ دارالعلوم کراچی میں تعلیم کے دوران ہر جمعہ اور شب

جمعہ کو حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی قدس سرہٗ کا وعظ سننے کے لیے ان کی مسجد میں جایا کرتے تھے۔ شرح جامی کے سال میں مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے آپ کو افتاء کی مشق شروع کرادی تھی۔ ۱۹۷۵ء میں دارالعلوم کراچی سے فراغت کے بعد باقاعدہ دارالافتاء والارشاد میں تخصص فی الفقہ میں داخلہ لیا، وہیں مفتی رشید احمدؒ کے زیرسایہ ہزاروں مسائل اور چوبیس سے زائد مقالے تحریر کیے۔ تخصص کے دوران عشاء کے بعد گیارہ بجے رات تک حضرت مفتی رشید احمد قدس سرہ کے گھر میں بیٹھ کر کسبِ فیض کیا۔ جس زمانے میں جیکب لائن کے مفتی اکملؒ حادثے کی وجہ سے صاحبِ فراش تھے، اس زمانے میں جیکب لائن کے مسائل حضرت اقدس مفتی رشید احمدؒ کو بھیجے جاتے اور مفتی شہیدؒ جواب لکھ کر حضرت اقدس کو دکھا کر بغیر تصدیقی دستخط کیے جہانگیر روڈ میں حضرت اکمل صاحب سے تصدیق کرا کر مہر لگوا کر سائل تک مسئلہ بھیج دیتے۔

تخصص کے بعد اپنے استاد خاص مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے حکم وارشاد سے علاقے میں آئے اور وہیں ۱۸/شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۶/اکتوبر ۱۹۷۶ء میں جامعہ رشیدیہ آسیاآباد کا سنگ بنیاد رکھا اور وہاں شروع ہی سے سال اول سے افتاء اور قضا کا عملی کام شروع کردیا، اس وقت پورے مکران ڈویژن میں باقاعدہ فقہ اسلامی کا کوئی متخصص نہیں تھا۔ تعلیم کے حصول سے فراغت کے بعد ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء میں پیلو کے ایک درخت کے نیچے جامعہ رشیدیہ کی تاسیس کے ساتھ تدریس شروع کی اور سب سے پہلے جامعہ میں قرآن مجید کی تعلیم کی ابتدا کی۔ مولانا حافظ خداداد کو سب سے پہلا سبق پڑھایا، اس وقت سے لے کر شہادت کے دن تک جامعہ میں تدریس کرتے رہے، درمیان میں پانچ چھ مہینے جامعۃ الرشید کراچی میں بھی تدریس کی اور شہادت کے دن عصر کے بعد آخری سبق پڑھایا اور تقریباً پینتالیس منٹ نہیں گزرے تھے کہ حضرت کی شہادت کی دردناک خبر آئی۔ سیاست ملکی میں مفتی شہید کا ایک حصہ تھا۔ اپنے استاد ومرشد کے ارشاد پر جمعیت علماء اسلام پاکستان میں عملاً کام کیا اور ایک لمبے عرصے تک جمعیت علماء اسلام تربت ضلع کے امیر رہے۔ علاقے میں سیاست اور مذہب کے جداگانہ حیثیت کے نظریئے کے پرچار کا تدارک کیا اور ایک وسیع مذہبی سیاسی حلقے کی ترویج کی، کیونکہ اس کے مطابق سیاست مفادات کا نہیں، بلکہ خدمت خلق کا نام تھا، جس کا اسلام سے بڑھ کر کوئی داعی نہیں ہوسکتا تھا۔

حضرت مفتی شہیدؒ نے دوسری دینی خدمات کے ساتھ ساتھ تالیفات وتحریرات کے میدان میں بھی توجہ دی۔ مختلف موضوعات پر کئی کتابیں تحریر فرمائیں اور کئی کتابوں کے ترجمے بھی کیے۔ ذکری فرقے کی تردید میں: ذکری دین کی حقیقت، ذکری مذہب کے عقائد واعمال اور ماھی الذکریۃ؟ کے نام سے کتابیں لکھیں۔ تعلیم الاسلام، اربعین نووی، عقیدۃ الطحاوی کا بلوچی زبان میں ترجمہ کیا۔ اصول الشاشی کی تسہیل وتلخیص بھی کی۔ مدارۃ الناس اور کتاب الیقین کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اسی طرح بلوچی زبان میں چت وچینک، مات وپت ءِ حق، عالمگیریں مذہب، کتاب الصبر بھی تحریر فرمائے، اردو میں آپ کا شعری مجموعے کا کچھ حصہ ''کلام آسی'' کے نام سے بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ ان کے عربی وفارسی اشعار پر

مشتمل مجموعہ ’’افکارِ آسی‘‘ مکمل اور قریب الاشاعت ہے۔ حضرت کی دیگر کتب میں ’’فتنوں کی دنیا‘‘ اصول افتا پر لکھی گئی تمرینی کتاب ’’اصول الافتاء‘‘ سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریاتی پہلو، فتنۂ انکارِ حدیث پر ایک طائرانہ نظر، **الباقیات الصالحات، الجواب الشافی**، فکر ونظر، درسِ حدیث، درس قرآن اور **التحقیق الأنیق بتوفیق الغفار فی وقوع الطلاق بلفظ مات و گوهار** وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت شہیدؒ کے تحریر کردہ فتاویٰ کے مجموعے پر کام جاری ہے جو بتوفیق اللہ عنقریب منظر عام پر آجائے گا۔ ابھی حضرت شہیدؒ احسن الفتاویٰ کی تخریج، بلوچی ترجمہ قرآن، **تخریج الفتاویٰ الزینیۃ** پر کام کررہے تھے کہ دشمنوں اور حاسدوں نے انہیں موقع نہیں دیا اور ہم سے جدا کردیا۔ غرض تیس سے زائد مفتی صاحب کی تصانیف ہیں، جن میں اکثر شائع ہوچکی ہیں۔

شہید مفتی صاحبؒ نے دینی اور معاشرتی سطح پر بے حساب خدمات سرانجام دیں، جن کو اس مختصر مضمون میں ضبطِ تحریر میں لانا ممکن ہی نہیں۔ وفاق المدارس کے قیام کے بعد مکران ڈویژن میں مدارس کے وفاق المدارس کے ساتھ رجسٹریشن اور دوسرے اعمال کی ذمہ داریاں شروع سے تادمِ شہادت آپؒ کے کندھوں پر تھیں۔ آپؒ شروع سے لے کر شہادت تک وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مکران ڈویژن کے مسؤل کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ مکران میں ڈویژن سطح پر امن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کے آپؒ نہ صرف ممبر تھے بلکہ ضلعی سطح کے چیئرمین کی ذمہ داریاں بھی آپ نبھاتے رہے۔ اس کے علاوہ بلوچ قبائل میں روایتی دشمنیوں کی وجہ سے کئی پشتی خونی تنازعات چلتے رہے ہیں جن کا آپؒ کو احساس اور ادراک تھا، اسی لیے آپؒ ہمیشہ ان تنازعات کو بڑھنے سے روکنے اور دیرینہ خونی دشمنیوں کے تصفیہ کی کاوشوں میں مصروف رہے اور اپنے غیر جانبدارانہ اور مخلصانہ کردار کی وجہ سے کئی خونی قبائلی دشمنیوں کا تصفیہ بھی کرایا، جن کی وجہ سے آپ کو پورے علاقے میں ایک محترم مصالحت کار اور عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

۱۹؍شوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۴؍جولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو مفتی صاحب شہیدؒ نے طلبہ کو عصر کے بعد درس دیا اور اپنے بیٹے مولانا شبیر احمد کے ہمراہ (جو کہ جامعہ کے مدرس تھے) اپنی گاڑی میں کسی رشتہ دار کی عیادت کے لیے روانہ ہوئے اور پونا گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ حضرت مفتی صاحبؒ اور ان کے بیٹے کی شہادت کی خبر نے پورے علاقے کو یتیم بنا کر بے نور کردیا۔ دوسرے دن ۲۰؍شوال کو ہزاروں لوگوں کی آہوں سسکیوں اور درد بھری ہچکیوں کے ساتھ جاں نثاروں اور عقیدت مندوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپؒ کی خدمات کے اعتراف میں آخری اور الوداعی سلام پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے بیٹے کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند عطا فرمائے۔ مفتی شہیدؒ کے پسماندگان میں ایک بیوہ سات بیٹے اور چار بیٹیاں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) قارئین بینات سے حضرت مفتی صاحبؒ کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔